بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم۔ منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ / ۱۰ فتح ۱۳۴۷ ہش / ۱۰ دسمبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۷۹

139

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۹ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

- ربوہ ۹ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضرت سیدہ مد ظلہا کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- ربوہ ۹ فتح۔ یکم رمضان المبارک (۲۲ نومبر) سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا جو خصوصی سلسلہ جاری ہے اس میں ۱۵ رمضان المبارک (۶ دسمبر) کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سورۂ یونس سے سورۂ مریم تک اپنے حصہ کا درس مکمل کر لیا۔ اب ۱۶ رمضان سے محترم مولانا محمد صادق صاحب فاضل درس دے رہے ہیں۔ آپ سورۂ طٰہٰ سے سورہ السجدہ تک درس دیں گے اور آپ کا درس ۲۰ رمضان تک جاری رہے گا اسی طرح مسجد مبارک میں روزانہ نماز فجر کے بعد حدیث شریف کے درس کا سلسلہ بھی جاری ہے ۱۱ رمضان سے یہ درس محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ دے رہے ہیں۔

نیز مسجد مبارک، مسجد ناصر (دار الرحمت غربی) اور ربوہ کی بعض دیگر مساجد میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید سنانے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب اور مسجد ناصر میں مکرم حافظ محمد یوسف صاحب قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ مسجد ناصر میں بھی نماز فجر کے بعد درس حدیث کا سلسلہ جاری ہے۔ جو مکرم عطاء المجیب صاحب راشد دے رہے ہیں۔

- سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم بزرگ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی حال کینیڈا نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں گو اب طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ لیکن تا حال تکلیف موجود ہے اور بہت کمزوری ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے (صوفی) محمد ابراہیم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول (ربوہ)

- ربوہ ۹ فتح۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج کا بچہ عزیز انوار احمد سلمہ اللہ (بعمر چار سال) پانچ روز سے تیز بخار میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی بہت بڑی عبادت ہے

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا یہ ایک زبردست ذریعہ ہے

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اَور گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔ غرض نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص ۱۰۲)

اہل بیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے موعود عطیہ ایک لاکھ روپیہ سو فیصد پورا کر دیا

فضل عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت تحریک میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل بیت کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ روپیہ کے گراں قدر عطیہ کا وعدہ مشترکہ طور پر فرمایا تھا۔ اس وعدہ کا $\frac{2}{3}$ دسمبر سال کے آخر یعنی ۳۰ $\frac{6}{68}$ تک ادا ہو گیا تھا۔ اب آخری قسط کا چیک بھی ادارہ ہذا میں پہنچ گیا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ روپیہ عطیہ کا گراں قدر وعدہ سو فیصدی پورا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ اہل بیت کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور دینی و دنیوی ترقیات سے کامل طور پر مستفیض فرماوے آمین ثم آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصولیوں کا یہ آخری سال ہے احباب رمضان المبارک کے بابرکت دنوں میں خصوصی کوشش فرمائیں کہ ان کے وعدوں کی رقم کا بقیہ حصہ بھی ادا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ خاص توفیق دے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

[redacted]

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ فتح ۱۳۴۷ ہش

خدا تعالیٰ کی صفتِ تکلم

(۲)

اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین محکم یا دوسرے لفظوں میں حق الیقین پیدا کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام پر علیٰ وجہ البصیرت عمل کرنے لگتا ہے۔ جب یقین ہو جائے کہ یہ احکام اس وجود کی طرف سے ہیں جس کو میں جانتا ہوں تو انسان ان احکام پر عمل بھی کرتا ہے۔ تاکہ ان کی نافرمانی سے سزا نہ بھگتنی پڑے۔

جس طرح ایک سپاہی اپنے افسر کے حکم پر فوراً عمل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس نے یہ حکم دیا ہے۔ وہ اس کی نافرمانی کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ اور حکم کی اطاعت پر انعام بھی تو وہ حکم کو ٹال نہیں سکتا۔ ورنہ وہ فرمانبردار سپاہی نہیں رہتا۔ اور اس کا کورٹ مارشل کر کے سزا دی جاتی ہے۔ لیکن اگر سپاہی کو معلوم نہ ہو کہ حکم کس نے دیا ہے تو اس پر حکم کی تعمیل فرض نہیں ہوتی۔ اور حکم کو ٹالنے سے وہ نافرمانی کا مرتکب نہیں رہتا۔ اس لئے تعمیل احکام کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پوری پوری شناخت کی جائے۔ اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اپنی پوری پوری شناخت کے ذرائع بھی مہیا کرتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام یا ہدایات اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ بھیجتا ہے۔ جن کو رسول کہا جاتا ہے اور نبی بھی۔ اس طرح انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی شناخت کے لئے ایک نہایت اہم ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور انبیاء کو ایسے نشانات عطا کرتا ہے۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ یہ نشانات ایسے ہوتے ہیں کہ جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے متعلق قرآن کریم نے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

یہ خوارق عموماً غیب کی خبروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اپنے ہر فرستادہ کو بینات بھی دیتے ہیں تاکہ لوگ یہ جان لیں کہ وہ ہماری طرف سے کھڑا ہوا ہے۔ اور جو پیغام وہ ہمارے نام سے دیتا ہے۔ وہ ہمارا ہی پیغام ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو انبیاء علیہم السلام پر بہت تھوڑے لوگ ایمان لائیں اور خدا کا دین اشاعت پذیر نہ ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرض کی تشخیص کر کے اس کا علاج بھی بتایا اور وہ علاج یہ تھا کہ آپ نے خدا تعالیٰ کا کلام سنا۔ اور اپنے دعوےٰ سے پہلے بھی اور اپنے دعوےٰ کے بعد بھی۔ دن کی روشنی میں بھی، اور رات کی تاریکی میں بھی۔ وہ کلام دوستوں کے متعلق بھی تھا اور دشمنوں کے متعلق بھی۔ اپنے اہل کے متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی ہندوستان کے متعلق بھی تھا اور غیر ممالک کے متعلق بھی۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق بھی تھا اور بڑی بڑی باتوں کے متعلق بھی۔ ایسا کلام سن کر آپ نے دنیا کو بتایا کہ خدا کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور آج بھی ویسے ہی کلام کرتا ہے۔ جیسے وہ پہلے کیا کرتا تھا۔ جو خدا کو نہیں مانتا۔ یا اگر مانتا ہے مگر اس یقین سے نہیں مانتا جس سے گناہ کی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے، اور انسان خدا کا ہو کر رہ جاتا ہے وہ میرے پاس آئے اور دیکھے اور خدا کا معاملہ مجھ سے کیسا ہے وہ کس طرح مجھے آئندہ ہونے والے واقعات کی خبر پہلے سے دے دیتا

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دُنیا کے اموال کی قدر و قیمت

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ

(مسلم)

ترجمہ: حضرت مستورد بن شدّاد سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخرت میں یا آخرت کے مقابلہ پر دنیا (اور اس کے سب اموال) کی قدر و قیمت یوں سمجھو کہ جیسے تم میں سے کوئی انسان سمندر میں اپنی انگلی ڈال کر نکالے۔ جتنی تری یا پانی اس کے ساتھ آتا ہے بس یہی مثال دنیا اور اس کے سب اموال کی ہے۔

قطعہ

آگے بڑھتے جائیے یا پیچھے ہٹتے جائیے
راہ میں جو مشکلیں آئیں وہ سہتے جائیے
زخم کھانے پڑتے ہیں تنویر حق کی بات پر
زخم کھاتے جائیے حق بات کہتے جائیے

تنویر

ہے۔ پھر وہ واقعات باوجود مخالف حالات کے ہو کر رہتے ہیں۔ چنانچہ کئی آپ کے پاس آئے۔ اور انہوں نے وہ یقین حاصل کیا، جو انسانی زندگی کو آلائشوں سے پاک کرنے کے لئے ضروری ہے اور اب خدا کے فضل سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس تاریکی کے زمانہ میں ایک روشنی کا مینار بھی دنیا میں موجود ہے۔ اور وہ مینار وہی مومنوں کی جماعت ہے جو اپنے سارے کام خدا کے لئے کرتی ہے۔ اور اس کی رضا کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۴۲ء)

الغرض رسالت وجود باری تعالیٰ پر ایک نہایت اہم دلیل قائم کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی اطلاع اصل میں انبیاء علیہم السلام کے رابطہ ہی سے ہم کو ملتی ہے۔ اور ان کے ذریعہ ہی یہ علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کی اطلاع اپنی صفت تکلم سے دیتا ہے۔ وہ ان سے کلام کرتا ہے اور ان کو غیب کی خبریں دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ صرف انبیاء علیہم السلام سے ہی کلام نہیں کرتا۔ بلکہ وہ دوسروں سے بھی کلام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت تکلم جاودانی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک گفتگو کے دوران اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"جب نبیوں کی وحی اب تک منقطع نہیں ہوئی تو انسانوں پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے۔ ہاں یہ فرق ہے کہ اس کی خصوصیت سے اس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے۔ ورنہ یوں تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام میں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ جن پر وحی کا نزول ہو۔ حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ بھی اس وحی کے قائل ہیں۔"

(ملفوظات، جلد ششم صفحہ ۱۲۱)

قومی اور جماعتی اتّحاد کی اہمیّت و برکات

۱۷۵

(مکرّم نذیر احمد صاحب خادم)

تاریخِ عالم گواہ ہے کہ قوموں اور جماعتوں کی ترقی و خوشحالی، استحکام اور فتحیابی میں جن ذرائع کو دخل رہا ہے اتحاد و اتفاق اور وحدت و یک جہتی کو اُن میں بنیادی اور اوّلین حیثیت حاصل رہی ہے اور تباہی و ناکامی اور زوال و ادبار کا سب سے بڑا سبب باہمی نااتفاقی اور بُغض و عداوت رہا ہے۔

کوئی قوم اپنے اعلےٰ مقاصد اور نصب العین میں اس وقت تک حقیقی اور پائیدار کامیابی حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کے تمام افراد باہمی محبت و اخوت اور ہمدردی و غمگساری کے جذبات سے سرشار نہ ہوں اور جب تک وہ اپنے ذاتی مفاد کو قومی اور ملّی مفاد پر قربان کرنے والے نہ ہوں۔ جو قومیں دُنیا میں عظیم مقاصد کو لے کر کھڑی ہوتی ہیں ان کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کہ وہ باہمی اُلفت و محبت کو اپنا شعار بنائیں۔ ہماری جماعت (جماعتِ احمدیہ) خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے جس کا مقصدِ قیام دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ اس عدیم المثال نصب العین میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جہاں مسلسل جدوجہد اور انتھک محنت کی ضرورت ہے اور جان و مال اور وقت کی قربانی کی ضرورت ہے۔ اسلام کی عالمگیر تبلیغ و ترویج اور نشر و اشاعت کے لئے مستقل طور پر زندگیاں وقف کرنے کی ضرورت ہے وہاں جماعتی اتحاد و یک جہتی اور بے مثال اخوت و محبّت کی بھی ضرورت ہے۔

خدائے رحمان اپنے خاص فضل و احسان سے الٰہی جماعتوں کے افراد کو باہمی اُلفت اور محبت کی نعمت سے خاص طور پر نوازتا ہے۔ لیکن اس نعمتِ خداوندی کی قدر کرنا اور اسے قائم و دائم اور برقرار رکھنے کی کوشش اور دعا کرتے رہنا افرادِ جماعت کا بہت بڑا فرض ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ اس اہم ذمّہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تاکیدی ارشاد فرماتا ہے کہ اے مومنو!

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ
جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ
اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا
حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ۝

(آلِ عمران ۱۱٤)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ ط وَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(ایضاً)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا
وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

(الانفال ٦٤)

"اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے تم پر کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔" "اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو کھلے کھلے نشانات آ چکنے کے بعد پراگندہ ہو گئے اور انہوں نے (باہم) اختلاف پیدا کر لیا اور انہی لوگوں کے لئے (اس دن) بڑا عذاب (مقدّر) ہے۔" "اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے رہا کرو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو ورنہ اگر ایسا کرو گے) تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔"

پس جماعتِ مومنین جب تک آپس میں اُلفت و محبت کے جذبہ سے سرشار ہو بھائیوں کی طرح، ایک دوسرے کی ہمدرد و غمگسار اور مضبوط و متحد رہے الٰہی تائیدات اس کے شاملِ حال رہتی ہیں اور وہ تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے، مخالفانہ قوّتیں اس کی ترقیات میں حائل نہیں ہو سکتیں اور وہ خدا تعالےٰ کے انعامات و برکات کو اپنے شاملِ حال پاتی ہے۔ آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ
كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ
بَعْضُهٗ بَعْضًا۔"

(بخاری)

"مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہوتا ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے حصّہ کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا ہے۔"

نیز حضورؐ فرماتے ہیں کہ:-

"وہ مومن جو ایک دوسرے سے محبت، رحمدلی اور مہربانی سے پیش آتے ہیں ان کی مثال جسم کی سی ہے جس کا اگر ایک حصّہ بیمار ہو تو اس کی وجہ سے باقی سارا جسم بیداری و بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

(مسلم)

قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات سے واضح ہے اللہ تعالےٰ اور اس کا مقدس رسول تمام مومنوں کو ایک ہی جسم قرار دیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے کسی مومن بھائی کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تو وہ گویا پوری جماعت کو دُکھ پہنچاتا ہے۔ اور اگر دو مومن آپس میں قطع تعلق کرتے یا لڑائی جھگڑا کا ارتکاب کرتے ہیں تو وہ پوری جماعت کے اتحاد کو نقصان پہنچانے کا موجب بنتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ بار بار مومنوں کو آپس میں صلح جوئی اور امن و آشتی سے رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝

(الحجرات ع۱)

"مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے ہوں صلح کروا دیا کرو اور اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اس آیتِ کریمہ پر تفسیری نوٹ درج کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ:-

"یعنی اگر کبھی اختلاف ہو بھی جائے تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا آپس میں غالب تعلق اخوّتِ اسلامی کا ہے چھوٹے چھوٹے جھگڑے اخوتِ اسلامی کو توڑنے کا باعث نہیں بننے چاہئیں۔" (تفسیر صغیر)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے قطع تعلق کرے اگر تین دن گزر جائیں تو وہ اپنے بھائی کے پاس جا کر اسے سلام کہے اگر وہ سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو جائیں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو گناہ اسی کے ذمّہ ہوگا اور جا کر سلام کہنے والا گناہ سے بچ جائے گا اور ثوابِ عظیم کا حقدار ٹھہرے گا۔"

(ابوداؤد کتاب الادب)

جہاں قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت سے یہ بات عیاں ہے کہ اگر دو مسلمان بھائی آپس میں کبھی ناراض ہو جائیں تو دوسرے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ ان کے درمیان صلح کروا دیں تاکہ ان کی ناراضی بڑھتے بڑھتے پوری جماعت کے اتحاد کو نقصان پہنچانے والی نہ بن جائے وہاں مذکورہ بالا حدیث ظاہر کر رہی ہے کہ کسی بھ

سچے مومن و مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ تین دن سے زیادہ عرصہ تک اپنے مسلمان بھائی سے ناراض رہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کا ایمان یقیناً خطرہ میں ہے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بنا پر دل میں بغض و کینہ کو ایسی جگہ دیتے ہیں کہ صلح کرنے میں اپنی ہتک خیال کرتے ہیں حالانکہ رسول مقبول صلعم فرماتے ہیں کہ وہ شخص زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہے جو اپنے ناراض ہونے والے بھائی کو پہلے جا کر سلام کرتا اور صلح کے لئے پہل کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور
اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو
کیونکہ شریر ہے وہ انسان
جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح
پر راضی نہیں وہ کاٹا جائیگا
کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم
اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے
چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی
جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے
کی طرح تذلّل اختیار کرو
تا تم بخشے جاؤ۔" (کشتی نوح)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ

"جو شخص دوسرے کے قصور
معاف کر دیتا ہے اللہ تعالےٰ
اسے اور عزت دیتا ہے
اور کسی کے قصور معاف کر دینے
سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔"
(مسند احمد جلد ۲)

پھر حضرت معاذ بن انس سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"سب سے بڑی فضیلت یہ ہے
کہ تُو قطع تعلق کرنے والے سے
تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں
دیتا اُسے بھی دے اور جو تجھے
بُرا بھلا کہتا ہے اس سے تُو
درگذر کرے۔"
(مسند احمد جلد ۳)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جماعت مومنین کے باہمی اتحاد کا بہت خیال رہتا تھا۔ حضورؐ نے بے شمار مواقع پر اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور ان امور کی نشان دہی فرمائی جو محبت و اُلفت بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں مثلاً آپس میں ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا۔ نماز باجماعت میں صفیں سیدھی کرنا ساتھ جُڑ کر کھڑے ہونا امام کی پوری پوری اطاعت کرنا ایک دوسرے کو تحفے تحائف دینا ہمسایہ سے حسن سلوک کرنا بیمار کی بیمار پُرسی کرنا۔ دعوت قبول کرنا مسلمان بھائی کے جنازہ میں شریک ہونا مسلمان بھائی کو چھینک آئے تو اس کے لئے رحمت کی دعا کرنا۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت کا سلوک کرنا وغیرہ بے شمار اعمال بجالانے کی حضورؐ نے تلقین فرمائی ہے تاکہ مومنوں میں اُلفت و محبت ترقی کرے اور تا وہ سب اپنے آپ کو ایک ہی جسم کے اعضاء سمجھیں اور دوسروں کے جذبات کا پورا پورا احترام کریں اور ان کے فائدہ کو اپنا فائدہ اور ان کے نقصان کو اپنا نقصان خیال کریں یہاں تک کہ حضورؐ نے یہ نہایت جامع ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومنو!

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی
یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ
لِنَفْسِهٖ (بخاری)

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی کچھ پسند نہیں کرتا جو کچھ کہ وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔"

اگر تمام مسلمان حضورؐ کے اس ارشاد کو سمجھ لیں اور اسے حرزِ جان بنا لیں تو دُنیا سے تمام فتنے اور فساد ختم ہو جائیں کیونکہ فتنے اور فساد اُسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب انسان اپنے نفس اور اپنی خواہشات کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔

محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو ان باتوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے جن کے نتیجہ میں معاشرہ کا امن و سکون برباد ہوتا اور قومی اتحاد کا شیرازہ درہم برہم ہوتا ہے۔ مثلاً بُغض، حسد، قطع تعلق، عیب جوئی و بہتان طرازی۔ بدظنی، تکبر و غرور غیبت وغیرہ عیوب سے اجتناب کرنے کی حضورؐ نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کیا کرو۔ جاسوسی نہ کیا کرو اور اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو بُغض و دشمنی اور بے رُخی نہ برتو خدا کے حکم کے مطابق اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اُسے رُسوا نہیں کرتا اُسے حقیر نہیں جانتا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضورؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ) تقویٰ یہاں ہے (یعنی دل میں) انسان کے لئے یہی بڑی بُرائی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، اس کی عزت و آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالےٰ تمہارے جسموں تمہاری شکل و صورت اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے... ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو..... ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑا کرو۔ اللہ تعالےٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔" (مسلم باب تحریم الظن)

حضورؐ کے یہ واضح پُرحکمت اور پیارے ارشادات کسی تشریح کے محتاج نہیں ان سب امور کو حضورؐ نے ایک ہی جامع کلمہ میں یوں بیان فرما دیا ہے کہ

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ
لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ

"مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

آخر میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ اعظم حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کے چند ارشادات پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

(۱)

"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں کوئی حصہ نہیں۔"

(۳)

خدا کی "توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو اور تقوےٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح)

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے کلامِ پاک، اپنے محبوب رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن تمام بُری اور خطرناک راہوں سے بچائے جو جماعتی اتحاد کو نقصان پہنچانے والی ہوں اور ان تمام اسلامی احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے جو باہمی محبت و اُلفت کو بڑھانے اور جماعت کو مستحکم و مضبوط بنانے والی ہوں تاکہ ہم جلد از جلد اپنی زندگیوں میں اس حقیقی عید کا دن دیکھ لیں جبکہ ساری دُنیا پر اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے اور پوری دُنیا قرآن کریم اور خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کے عظمت و جلال کے نُور سے منور ہو جائے۔

(ناچیز نذیر احمد خادم آف چک ۱۶۷ ج ب R
از گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

درخواستِ دعا

عزیزہ ارشاد بیگم بنت حاجی غلام حیدر صاحب چک ۳۳ ملکوالا بہت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مرزا محمد حسین چٹھی مسیح۔ ربوہ)

ہمارا جلسہ سالانہ اور اس کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیمتی ارشادات

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جہاں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں اور حکمتوں کا زندہ اور تابندہ نشان ہے وہاں اس امر پر بھی کھلی اور روشن دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے بھی اس کی رضا کے حصول کے لئے مجاہدات کرتے اور اسکے رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی خاطر بڑے بڑے عظیم الشان نشان دکھاتا اور ان کی مدد بھری دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور اپنے مقبول بندوں کی محبت ہزاروں انسانوں کے دلوں میں جاگزیں کر دیتا ہے۔ دنیا کے لوگ تو خدا کے برگزیدہ انسانوں کی آواز کو دبانے اور مٹانے کے لئے پورا زور اور ساری قوت صرف کر دیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کے مقاصد روحانیہ میں نمایاں کامیابی اور فتح عطا فرماتا ہے۔ اہل ایمان اس نظارہ کو دیکھ کر خوشی سے اچھلتے اور اپنے اخلاص اور ایثار و قربانی کے میدان میں اور بھی قدم آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے خود رکھی اور اس سے متعلق اس نے اپنے پیارے مامور کو یہ مژدہ جانفزا دے رکھا ہے کہ میں اس روحانی اجتماع میں بڑی بڑی برکتیں ڈالونگا اور اس میں شامل ہونے والے انسانوں کی تعداد بڑھاتا چلا جاؤں گا۔"

آج سے ستر برس قبل کی بات ہے کہ جب جلسہ سالانہ کا قادیان میں آغاز ہوا۔ تو اس میں نہایت ہی قلیل تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ ۱۸۹۱ء کے دسمبر کا آخری ہفتہ وہ پہلا ہفتہ ہے۔ جب سے کہ اس تقریب پر احباب کے مجمع رہنے کا آغاز ہوا۔ گویا اس لحاظ سے ہم زمانہ کے عرفی الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پہلا سالانہ اجلاس دسمبر ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ اس جلسہ پر ۷۵ کے قریب دوست جمع ہوئے تھے اور صرف اسی قدر ہی کارروائی ہوئی کہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو بعد نماز ظہر رسالہ آسمانی فیصلہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

ان سطور سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کا آغاز کیسے ہوا لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ ہمارا جو روحانی سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اس میں نہ صرف اپنے بلکہ دیگر اصحاب بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک لاکھ کے قریب انسان پاکستان اور بعض دیگر ممالک سے پروانوں کی طرح مرکز احمدیت میں کھچے چلے آتے ہیں۔ ان کی آمد کیا کسی دنیوی غرض و مقصد کے پیش نظر ہوتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں!! احمدیت کے ہزاروں فرزند اپنے اس روحانی سالانہ اجتماع میں محض اسلئے شمولیت کرتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکے حبیب پاک لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے نائب مسیح موعود علیہ السلام پر ان کا ایمان اور بھی بڑھے۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے نئی نئی سکیمیں اور پروگرام عمل میں لا کر خدا تعالیٰ کے مقدس دین کی آواز کو دنیا بھر میں پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ پھیلایا جا سکے جو احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے نتیجہ میں کتنے روحانی فوائد اور برکات حاصل ہوتے ہیں اور جب یہ لوگ واپس اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں مرکز احمدیت میں جانے اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے ایک نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارا جلسہ سالانہ پھر قریب آن پہنچا ہے احباب کوشش کریں کہ گذشتہ سالوں سے بھی زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شمولیت کی جائے تا ہم ان برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں جو جلسہ سالانہ اور مرکز سے وابستہ ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کی ضرورت و اہمیت نیز اس کے روحانی فوائد اور برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جاوے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکلیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں نیز ان دوستوں کیلئے دعائیں اور توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جاوے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس جلسہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جاوے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّ شانہٗ کوشش کی جاوے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

اخبار الحکم

۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء

مبارک وہ جو جلسہ سالانہ میں شامل ہوتا اور ان دعاؤں اور برکات سے حصہ پاتا ہے جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آستانہ رب العزت کے حضور نہایت عاجزی اور تضرع سے کر رکھی ہیں۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر جاری ہوں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسباب کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۸۱

میں حفیظہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۳۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- حفیظہ بیگم اہلیہ منشی محمد شفیع صاحب کوارٹر ۱۷ خالد حمید بلڈنگ کریم پارک کچا راوی روڈ لاہور۔

گواہ شد :- عبدالحق شاکر۔ صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

گواہ شد :- محمد شفیع بقلم خود خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۳۸۲

میں منیرہ زوجہ سلیم احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رام نگر دیو سماج روڈ لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۶۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۲ تولے مالیتی ۔۔۔ ۴۰۰۰ ”

۳۔ سنگر مشین مالیتی ۔۔۔ ۶۵۰ ”

۴۔ ریسٹ واچ ۔۔۔ ۲۷۵ ”

میزان ۔۔۔ ۱۰۹۲۵ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- منیرہ اہلیہ چوہدری سلیم احمد صاحب۔ گواہ شد :- سلیم احمد خاوند موصیہ مکان نمبر ۱۹ گلی نمبر ۱۹۔ رام نگر۔ دیو سماج روڈ لاہور۔

گواہ شد :- عبدالجلیل عشرت کرشن نگر لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۳۸۳

میں محمود احمد شمس ولد محمد حنیف صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمود احمد شمس ولد محمد حنیف صاحب احمد نگر حال مریدکے منڈی ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- مسعود احمد انجینئر مریدکے منڈی ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد :- محمد بشیر آزاد انبالوی مریدکے منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۹۳۸۴

میں محمد دین ولد منشی احمد دین صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ ریٹائرڈ پوسٹماسٹر عمر ۸۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۰-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مکان واقع کشمیری محلہ سیالکوٹ۔ اس میں میرا ۲/۵ حصہ ہے مکان کی کل مالیت ۔۔۔ ۱۰۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۹/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد الدین

گواہ شد :- ملک خالد ربانی محلہ نئی آبادی بیرون شاہدولہ گیٹ گجرات

گواہ شد :- ملک افضال ربانی نئی آبادی بیرون شاہدولہ گیٹ گجرات

مسل نمبر ۱۹۳۸۵

میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت احمدی ساکن چک ۱۶۰/مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۲۳ روپے

۲۔ زیور طلائی ۱/۲ تولہ ۔۔۔ ۲۰۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامتہ :- نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم

گواہ شد :- فیض احمد سیکرٹری مال چک ۱۶۰ مراد

گواہ شد :- رانا سعید احمد غازی معلم وقف جدید۔

مسل نمبر ۱۹۳۸۶

میں مہر محمد حیات ولد مہر شیر محمد صاحب قوم گگھ پیشہ زمینداری۔ عمر بیالیس سال بیعت نومبر ۱۹۵۹ء ساکن ڈاور ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی تین ایکڑ واقع ڈاور مالیتی ۔۔۔ ۶۰۰۰ روپے

۲۔ مکان واقع ڈاور ۔۔۔ ۲۰۰۰ ”

۳۔ ایک کنال زمین واقع دارالصدر غربی ربوہ ۔۔۔ ۔۔۔ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- مہر محمد حیات موضع ڈاور ضلع جھنگ۔ ۲۹-۷-۶۸

گواہ شد :- عطاء اللہ ایم اے دارالصدر غربی ربوہ ۲۹-۷-۶۸

گواہ شد :- محمد سلطان اکبر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے شدید بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہورہی۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمات میں عاجزانہ التماس ہے کہ والدہ محترمہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

شیخ عبدالماجد ایم اے۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج جیکب آباد

اشاعت اسلام کے لئے قربانی کی دعوت پر

مخلصین کی طرف سے جذبات تشکر کا اظہار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان مخلصین کے کانوں تک پہنچا تھا کہ چاروں طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کی اس دعوت پر نہ صرف قربانیاں پیش کی گئیں بلکہ اس پر مسرت و انبساط اور جذبات تشکر کا بھی اظہار کیا گیا۔ گویا مخلصین اپنے محبوب امام کے اعلان کے لئے چشم براہ تھے۔ چنانچہ اس قسم کی ہزاروں ایمان افروز مثالوں میں سے چند ایک مخلصین کے خطوط بغیر نام کے کچھ اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اڈسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

اللہ کریم کا شکر و احسان ہے کہ اس نے چندہ تحریک جدید سال ۳۵/۵ کا وعدہ کرنے تک زندہ رکھا اور اسی کے کرم سے یہ یقین ہے کہ وہ ادائیگی تک بھی زندہ رکھے گا۔

۲۔ ایبٹ آباد:۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی ہر ایک آواز پر لبیک کہنے کی طاقت عطا فرمائے۔

۳۔ ظفروال ضلع سیالکوٹ

آئندہ سال کے لئے جس کا اعلان عنقریب متوقع ہے (حسب توفیق) رقوم کا وعدہ نوٹ فرمالیں اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں اولین وقت میں پیش فرما کر ممنون فرما دیں۔"

ضرورت ہے کہ جملہ جماعتیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں اسی جذبہ اور ذوق و شوق سے حصہ لیں تا کہ نئے سال کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جو توقعات وابستہ فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پوری کی جا سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مورخہ ۲۳/۱۱/۶۸ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی کو بچی عطا فرمائی ہے بچی کا نام نسیم انجم رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(شیخ حبیب اللہ مورخ کارکن دفتر اوقات صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد مکرم چوہدری محمود احمد منیجر احمد آباد سٹیٹ سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ آمین۔

بشیر محمود چوہدری احمد آباد سٹیٹ نبی سر روڈ تھرپارکر۔

۲۔ میرے والد مکرم چوہدری سلطان علی صاحب درک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا اپریشن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے لیکن ابھی تک ہسپتال میں داخل ہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی مکمل شفایابی اور بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں (محمد ارشد درک ایڈووکیٹ سیالکوٹ)

۳۔ خاکسار گذشتہ دو ہفتہ سے بیمار چلا آ رہا ہے صحت کے لئے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ مرزا رفیق احمد عابد عابدی لاہور۔

کل پرزہ جات

ملک جی ایم برادرز گولبازار ربوہ

نمونہ کی شیشی ساڑھے روپیہ

شربت خانہ ساز

نزلہ، زکام، بلغمی کھانسی، دمہ اور امراض سینہ میں چھوٹے بڑے سب کے لئے یکساں مفید ہے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ ۵-۰۰

مردانگی

نوجوانوں کی صحت کا محافظ ۸-۰۰

شیر دل

نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا ۶-۰۰

شہزادین

مرض الحزا کی معتدل پڑیاں ۶-۰۰

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

برائے فروخت

دو مکانات واقع دار الصدر شرقی

گیارہ مرلے اور ۲۱ مرلے میں، کرایہ پر چڑھے ہوئے ہیں، اٹیچ میونسپل

قیمت دس ہزار۔ بیس ہزار علی الترتیب

تفصیلات کے لئے پتہ

خلیل احمد معرفت برٹش موٹرز

والہ۔ ایم سی اے بلڈنگ

دی مال لاہور

مفت — مفت

اسے بھی پڑھئے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز بواسیر، دمہ، نزلہ، زکام، درد شکم، نکسیر ناسور، تبخیر معدہ، امیر دیرہ، جوڑوں اور اعصاب کے درد میں کسی بھی مرض میں مبتلا ہو تو آج ہی متعلقہ مرض کا کورس منگوا کر استعمال کریں۔

تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت

مکمل کورس ۱۰/۰۰

کیور ہومیو لیبن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور یا ڈاکٹر لیعہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں جمع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

رمضان کے مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اسلام کی ترقی اور اس کی اشاعت کے لئے خوب دعائیں کرو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہاں اگر روزہ کا بیماری پر اثر پڑتا ہو اور جس حالت میں ڈاکٹر یہ مشورہ دے کہ اس بیماری میں روزہ سے نقصان پہنچے گا اس میں روزہ ترک کرنا چاہیئے پس جہاں میں بلا وجہ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے کے سخت خلاف ہوں وہاں میں ان لوگوں کے اجتہاد کا بھی قائل نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اس وقت جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے ایسا کوئی حکم شریعت میں نہیں آیا۔ قرآن کریم میں صاف حکم اِنْ کُنْتُمْ مَّرِیْضًا ہے۔

پس جس مرض پر کہ روزے کا برا اثر پڑتا ہو خواہ وہ نزلہ ہی ہو مثلاً مجھے اگر نزلہ ہو تو میں روزہ نہ رکھوں گا۔ پس ایسے مرض میں خواہ وہ خفیف ہی ہو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی روزہ رکھے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اگلی کے بدلے اس کو پھر روزہ رکھنا پڑے گا پس جو لوگ محض ایک ہی طرف جھک جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو درمیانی حالت اختیار کرنی چاہیئے اور ان مبارک دنوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ یعنی جب تو ایسی بیماری ہو جس پر روزہ کا برا اثر پڑتا ہو تو خواہ کتنی ہی خفیف ہو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور اس معاملہ میں لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہیئے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ یا کیا کہیں گے۔ ایسی حالت میں جو لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ خواہ بیمار رہیں مگر ہم برداشت کریں گے اور روزہ رکھیں گے یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ برداشت کا تو سوال ہی نہیں۔ سوال تو بیماری کا ہے۔ ہر بیماری جو روزے سے بڑھے اس میں روزہ مت رکھو لیکن اس کے مقابل میں ایسا بھی نہ کرو کہ محض وہموں کی بناء پر روزہ ترک کر دو کہ شائد روزہ رکھنے سے ہم بیمار نہ ہو جائیں یا روزہ رکھنے سے ہم کمزور ہو جائیں گے۔ اس طرح روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔

ایک کمزوری تو بڑھاپے کی وجہ سے یا دائمی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے ایسے آدمی کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے لیکن وہ جس کو کمزوری رہتی ہے ہو ایسی حالت والے کو بھی جب تک کہ ڈاکٹر مشورہ نہ دے روزہ رکھنا چاہیئے۔

میں دوستوں کو پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ افراط و تفریط سے کام نہ لیں اور اس مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی روحانیت کو بڑھائیں جس طرح جسم کم ہوتی ہے وہ بڑھتی بھی ہے اسی طرح احساسات بھی بڑھ سکتے ہیں اور انسان اپنے جسم کے اندر روحانیت کا ایک نمایاں اثر محسوس کرتا ہے۔

چونکہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس لئے میں نے اسی کے متعلق خطبہ پڑھا ہے اور چونکہ اس مبارک مہینے میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کریں اور سلسلہ کے سامنے میں جو روکیں ہیں ان کے دور ہونے اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت دعائیں کریں۔"

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۶۳ء)

درخواست دعا

ایک مخلص بہن محترمہ محمودہ شاہدہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ میں آج کل مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرما کر اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید)

فدیہ رمضان اور خدمت درویشان

جو دوست شرعی عذر کی بناء پر روزے نہ رکھ سکیں ان پر فدیہ فرض ہے جو ان کے ایک ماہ کے معروف کھانے کے اخراجات کے برابر مقرر ہے ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فدیہ کی رقوم نظارت خدمت درویشان میں بھجوا دیں تاکہ قادیان کے درویشوں کے ایسے عزیزوں کی ضروریات پوری کی جا سکیں جو پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ایسے دوست جو روزہ رکھتے ہوں وہ بھی اگر فدیہ صدقہ کی صورت میں دیں تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی شمار ہوتی ہے

(ناظر خدمت درویشاں)

غیر ملکی زبانوں کا جلسہ

جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام "غیر ملکی زبانوں کا جلسہ" منعقد ہوگا۔ اعلان ہذا کے ذریعہ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے تمام ایسے غیر ملکی دوستوں نیز ایسے احباب سے جو کسی غیر ملک کی زبان پر عبور رکھتے ہوں اور اس جلسہ میں شریک ہو کر چند منٹ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر کا ترجمہ سنا سکیں درخواست ہے کہ اپنے اسماء اور ایڈریس سے خاکسار کو آگاہ فرمائیں۔

منور شمیم خالد
مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

نقشہ فرودگاہ مہمانان کرام جلسہ سالانہ ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء

	قیام گاہ	نام جماعت
۱	تعلیم الاسلام کالج (نئی عمارت)	(۱) جھنگ شہر و ضلع (۲) لائل پور شہر و ضلع (۳) آزاد کشمیر
۲	ہوسٹل جامعہ احمدیہ	(۱) شیخوپورہ شہر و ضلع (۲) ڈیرہ غازی خان شہر و ضلع
۳	تعلیم الاسلام کالج پرانی عمارت	(۱) لاہور شہر و ضلع (۲) کیمبل پور شہر و ضلع (۳) بہاولپور ڈویژن۔
۴	پرائیویٹ قیام گاہ	فضل عمر ہوسٹل
۵	فضل عمر ریسرچ	(۱) مظفر گڑھ شہر و ضلع۔ (۲) میانوالی شہر و ضلع
۶	نصرت ہال	(۱) گجرات شہر و ضلع
۷	بورڈنگ ہاؤس	(۱) گوجرانوالہ شہر و ضلع۔ (۲) راولپنڈی شہر و ضلع
۸	تعلیم الاسلام ہائی سکول	(۱) ساہیوال شہر و ضلع (۲) ملتان شہر و ضلع (۳) جہلم شہر و ضلع (۴) خیرپور ڈویژن (۵) حیدرآباد ڈویژن
۹	ایوان محمود	(۱) سیالکوٹ شہر و ضلع
۱۰	دارالضیافت	(۱) قادیان بھارت (۲) کوئٹہ قلات ڈویژن (۳) کراچی ڈویژن (۴) مشرقی پاکستان
۱۱	دفاتر انصار اللہ	(۱) پشاور ڈویژن، اسلام آباد شہر (۲) ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن (۳) افغانستان
۱۲	جامعہ احمدیہ	(۱) سرگودھا شہر و ضلع۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)